www.KitaboSunnat.com

جسمانی حرکات اور شائستگی

امِ عبدِ مُنیب

مشربہ علم و حکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

16

www.KitaboSunnat.com

جسمانی حرکات اور شائستگی

اُمِّ عبدِ منیب

www.KitaboSunnat.com

مشربہ علم و حکمت (دار الشکر)
ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان
0321-4609092

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمیع الحقوق محفوظة

نام کتاب .... جسمانی حرکات اور شائستگی

اہتمام .... محمد عبد منیب

ناشر .... مشربہِ علم وحکمت

اشاعت اول ۱۴۲۹ھ

اشاعت دوم .... ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ

قیمت 22:00

ناشر: مشربہِ علم وحکمت (دارالشکر)

ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0321-4609092 0300-4270553

ڈسٹری بیوٹر: دارالکتب السّلفیہ

(4 شیش محل روڈ لاہور۔ پاکستان 54000) Ph:092-042-7237184

☆ البلاغ Shop #: 4-LG لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ۔ لاہور

فون: 0300-8880450042-5717843

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر 8/4-i اسلام آباد۔

فون: 0300-5148847

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

اختیاری حرکات	10
غیر اختیاری حرکات	10
انگلیاں چٹخانا	12
کان میں انگلی ڈالنا	13
ناک میں انگلی ڈالنا	13
تھوکنا	15
کھانسنا	18
چھینکنا	19
ڈکار لینا	21
جمائی لینا	22
ریح آنا	23
کسی غیر متوقع صورتِ حال پر ہنسنا	25
قہقہہ لگانا	26
منہ کھولنا	27
دانتوں میں انگلی ڈالنا	27

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دانت کچکچانا 28

غصے میں انگلیاں کاٹنا، پاؤں پٹخنا، چیزیں پھینکنا 29

دانتوں سے ناخن کاٹنا 30

ناخن بڑھانا 31

کوئی کیڑا یا جانور دیکھ کر چیخ مارنا 31

اونچی آواز سے بولنا 32

کسی چیز پر ہاتھ یا کوئی اور چیز مار کر آواز پیدا کرنا 35

آدھا دھوپ میں اور آدھا سائے میں بیٹھنا یا لیٹنا 36

ایک جوتا پہن کر چلنا 37

پیر گھسیٹ کر چلنا 37

اکڑ اکڑ کر چلنا 38

خطبہ جمعہ کے دوران کنکریوں سے کھیلنا 39

بڑوں کی موجودگی میں پاؤں پھیلا کر بیٹھنا 40

بایاں ہاتھ پیٹھ پر رکھ کر بیٹھنا 40

بالوں سے کھیلنا 41

پراگندہ بال رکھنا 41

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالوں سے کھیلنا 41

پراگندہ بال رکھنا 41

بلاضرورت پٹی باندھنا 41

راستہ چلتے ہوئے پیچھے مڑ مڑ کر دیکھنا 41

منہ سے سیٹیاں بجانا یا دیگر آوازیں نکالنا 42

گفتگو کے دوران ہاتھ یا انگلیاں ہلانا 42

دورانِ تقریر مختلف حرکات اور اشارے کرنا 44

آنکھوں سے اشارے کرنا 45

زمین پر رکھی جوتیوں کو ہلانا 47

کوئی بات کرے تو چونک کر اس کی طرف دیکھنا 47

کھانا کھانے والے کی طرف دیکھنا 48

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرحمٰنِ الرّحیم

جسمانی حرکات اور شائستگی

اللہ تعالیٰ نے جتنی بھی مخلوقات پیدا کیں، ان سب میں انسان اس کی شاہکار تخلیق ہے، خوبصورت ایسا کہ اس کے بارے میں خود رب العالمین نے فرمایا:

لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ ۔(التین : ٤)

"تحقیق ہم نے انسان کو سب سے اچھی ڈیل ڈول پر پیدا کیا۔"

ہوشیار ایسا کہ سردی اور گرمی کی تپش و برودت کا لمس میلوں دوری پر محسوس کرلے۔ طاقت ور اتنا کہ پہاڑوں کا سینہ چیر دے، سمندروں کی لہروں کو قابو کرلے اور طویل دریاؤں کو پاٹ دے۔ منصوبہ ساز ایسا کہ صدیوں تک چلنے اور کام آنے والے پروگرام تشکیل دے۔ نازک ایسا کہ ہوا کے چھو کر گزرنے سے بھی پورے جسم اور جذبات میں اثر انگیزی کی لہریں ابھرنے لگیں۔

اس کا نازک اور خوب صورت جسم ہر وقت محوِ حرکت ہے۔ صرف یہی نہیں کائنات کی ہر چیز مسلسل حرکت میں ہے۔

سکوں محال ہے قدرت کے کارخانے میں
ثبات ایک تغیر کو ہے زمانے میں

ربِّ کریم نے انسان کو دوسری مخلوقات کے مقابلے میں ایک امتیازی حیثیت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی ہے اور اسے وہ کچھ عطا کیا ہے جو مخلوقات میں کسی کو نہیں دیا۔

- اسے علم دیا تا کہ معرفتِ حق پیدا کر سکے۔
- عقل عطا کی تا کہ اچھا برا پہچان سکے۔
- اختیار عطا کیا تا کہ بلا جبر و اکراہ اپنے راستے کا انتخاب کرے۔

ان امتیازی اوصاف کی وجہ سے انسان اچھائی برائی کا مکلّف بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں جواب دہ بھی۔

اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَھُوَالْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ .(الملك : ٢)

''اسی نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تا کہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون اچھے کام کرتا ہے اور وہ زبردست اور بخشنے والا ہے۔''

بعض افعال و حرکات میں انسان جانوروں سے مشابہ بھی ہے لیکن جانوروں میں علم، عقل اور اختیار نہیں ہے جب کہ انسان کو جو چیز جانوروں سے ممتاز کرتی ہے وہ اس کے افعال و حرکات میں شائستگی اور تہذیب ہے۔

دورِ حاضر کی بے خدا تہذیب انسان کو جانور باور کرانے پر تلی ہوئی ہے اور اس کے لیے تحقیق، تاریخ اور سائنس کے نام پر راہ ہموار کی جارہی ہے۔ چنانچہ ڈارون نے انسان کو بندر کی ترقی یافتہ شکل کہا، مارکس نے اس نظریے کو تقویت پہنچانے کے لیے تاریخ کا جدلیاتی نظریہ پیش کیا اور کہا کہ اس دنیا میں بقائے نوع کے لیے اپنے ہم زمینوں کے لیے جنگ لڑنا اور برتری حاصل کرنا ضروری ہے۔ جو جانور دوسرے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جانوروں پر اپنی طاقت کی دھاک بٹھا لیتا ہے، وہی ترقی کر کے پہلے سے بہتر شکل اختیار کرتا جاتا ہے۔ چنانچہ انسان بھی اسی طرح جانور سے انسانی شکل میں آیا۔ فرائیڈ نے تحلیلِ نفسی کا ایک خاص تحقیقی انداز پیش کیا اور کہا کہ اخلاقیات اور مذہب میں انسانی نفس کو جکڑنا اس پر ناروا جبر ہے۔ لہٰذا ایک فرد نفسیاتی طور پر تندرست تبھی رہ سکتا ہے جب کہ اسے معاشرے اور مذہب کی پابندیوں کا خوف نہ ہو اور وہ آزادی سے جو جی میں آئے کرتا پھرے۔ نتیجہ یہ کہ اب انسانوں کی کثیر تعداد خصوصًا یورپی ممالک کے باشندے اپنے افعال و حرکات میں جانوروں کی سطح پر اتر آئے ہیں۔ بالوں کی تراش خراش نہ کرنا، ننگے رہنا، کتے بلیوں اور سوروں کے ساتھ رہنا اور کھانا پینا، کھڑے ہو کر پیشاب کرنا، نکاح کے بغیر بچوں کی ماں یا باپ بن جانا، والدین کا اولاد سے اور اولاد کا والدین سے کوئی تعلق یا میل ملاقات نہ رکھنا، سڑک پر یا پارکوں میں مردوں اور عورتوں کا چھیڑ چھاڑ کرنا یا کوئی تعلق قائم کر لینا سب ایک معمول بنتا جا رہا ہے۔

اس کے برعکس اسلام نے افعال و حرکات کو ایک خاص ضابطے کے اندر رکھنے کی تلقین کی ہے۔ وہ خورد و نوش، کسب و ہنر، صنعت و تجارت، سیاست و حکومت، معاش و نکاح، توالد و تناسل، اہلِ قرابت و اہلِ مجلس غرض ہر کام میں معروف، شائستہ اور دوسروں کے لیے راحت رسانی کو ترجیح دینے والے احکام و آداب عطا کرتا ہے۔

انسانی جسم بہت سی اختیاری و غیر اختیاری افعال میں ہر وقت مصروف رہتا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اسلام نے ان افعال کو بھی شائستگی کا حسن عطا کیا ہے تاکہ انسان حیوانوں سے ممیز ہو سکے۔

انسانی حرکات وسکنات کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔اختیاری اور غیر اختیاری حرکات۔

اختیاری حرکات:

اختیاری حرکات بے شمار ہیں اور ان میں انسان کا اپنا ارادہ شامل ہوتا ہے۔ان حرکات کو جب وہ چاہے کر سکتا ہے اور جب چاہے ان سے رک سکتا ہے، نیز ان حرکات کے کرنے کا انداز بھی اختیاری ہوتا ہے۔

غیر اختیاری حرکات:

اس سے مراد وہ حرکات ہیں جو بلا ارادہ انسان کے جسم سے سرزد ہوتی رہتی ہیں، مثلاً دل کا دھڑکنا، نبض کا چلنا، آنکھوں کا جھپکنا، چلتے ہوئے بازوؤں کا ہلانا، چھینک آنا، ریح خارج ہونا، کھانسی آنا، سونا، سونے میں کروٹ بدلنا اور خراٹے لینا، سردی اور خوف سے کپکپانا، پسینہ آنا وغیرہ۔

آیئے دیکھیں کہ اسلام غیر اختیاری اور بعض اختیاری حرکات کو کس طرح مؤدب، مہذّب اور شائستہ بناتا ہے۔

یاد رہے کہ شائستگی، تہذیب، قرینہ، نفاست، وقار، کرامت یہ سب اسلام ہی کے عطا کردہ الفاظ اور انداز ہیں اور ایک مسلمان کی پہچان بھی۔

ہر شائستہ اور دوسروں کی نظروں میں مستحسن حرکت اور رویّے کا جامع نام قرآن

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حکیم میں معروف آیا ہے جب کہ اس کے مقابلے میں ہر غیر شائستہ اور بری حرکت یا رویّے کے لیے منکر کا لفظ آیا ہے۔

منکر وہ ہے جس کا کرنا معاشرے کو نامعقول اور نامناسب لگے اور وہ حرکت جس میں گھٹیا پن پایا جائے مثلاً ایک شخص کو جمائی آ گئی ہے، وہ کسی دوسرے کی موجودگی میں پورا منہ کھول کر کے ہاہا کر جمائی لیتا ہے، اس کی اس حرکت سے دیکھنے والے شخص کو کراہت ہوتی ہے، اسے یہ انداز نامعقول اور برا محسوس ہوتا ہے لہٰذا کہا جائے گا کہ اس شخص نے منکر حرکت کی، جب کہ ایک دوسرا شخص جمائی آئے تو وہ کوشش کرتا ہے کہ اسے روکنے میں کامیاب ہو جائے اور اگر نہ روک سکے تو وہ اپنے منہ کے سامنے اپنا رومال یا اپنا ہاتھ رکھ لیتا ہے یا اپنا منہ دوسرے لوگوں کی طرف سے پھیر لیتا ہے تاکہ وہ اسے جمائی لیتے ہوئے نہ دیکھیں اور انہیں کراہت محسوس نہ ہو۔

اسلام یہ چاہتا ہے کہ مسلمان ایسے تمام رویّے اپنائیں اور ایسی حرکات اختیار کریں جو دوسروں کی طبیعت پر گراں بار نہ ہوں اور نہ انہیں ناگوار گزریں۔

زیرِ نظر سطور میں جن حرکات کا ذکر کیا گیا ہے وہ بظاہر بہت معمولی ہیں لیکن یہ کسی شخص کے کردار، عادات اور اخلاق کا آئینہ بھی ہیں۔

نیز انسان کو اپنی کسی بھی حرکت یا بات کو معمولی نہیں سمجھنا چاہیے اور حرکت کے وقت اپنی نیت درست اور خالص کر لینا چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تو سوتا بھی ثواب کی نیت سے ہوں جس طرح اٹھتا بھی ثواب کی نیت سے ہوں۔ (صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب بعث ابی موسی ومعاذ الی یمن

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبل حجة الوداع : ١٤٦٨)

انگلیاں چٹخانا :

انگلیاں چٹخانا ایک اختیاری حرکت ہے۔ نفسیات اور علم الابدان کے ماہرین کے خیال میں انسان اس وقت انگلیاں چٹخاتا ہے جب اس کے اعضاء پر سستی کا غلبہ ہو یا وہ کسی خلجان اور کشمکش کا شکار ہو۔ بعض اوقات مسلسل کام کرنے کی وجہ سے ہاتھ کی ہڈیاں اور عضلات کے تھک جانے پر انگلیاں چٹخائی جاتی ہیں۔ انگلیاں چٹخانے سے انگلیوں کے جوڑ ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور ان کی کارکردگی میں کمی ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

انگلیاں چٹخانا دوسروں کے لیے ایک ناگوار حرکت نہ ہوتی بشرطیکہ اس سے آواز پیدا نہ ہوتی لیکن یہ بھی درست ہے کہ کوئی شخص انگلیاں نہ چٹخاتا اگر آواز پیدا نہ ہوتی کیونکہ انگلیاں چٹخانے والے کو اس آواز میں ایک نفسیاتی اور سمعی لطف محسوس ہوتا ہے اور وہ اس لطف کو حاصل کرنے کے لیے بار بار یہ حرکت کرتا ہے۔

انگلیاں چٹخانے والے کو جس قدر اس حرکت سے لطف حاصل ہوتا ہے، سننے والے کو یہ حرکت اسی قدر ناگوار محسوس ہوتی ہے لہٰذا دوسروں کی موجودگی میں اس حرکت سے اجتناب کرنا چاہیے۔

بعض لوگوں میں یہ عادت اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ وہ دورانِ نماز یا سلام پھیرنے کے بعد بھی انگلیاں چٹخانے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ آدابِ نماز کے منافی حرکت ہے۔ اسی طرح دعا کرتے ہوئے، قرآن وحدیث کی تعلیم وتدریس کے دوران بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حرکت سے بچنا چاہیے۔

کان میں انگلی ڈالنا :

کان میں خارش ہونا یہ ایک غیر اختیاری حرکت ہے۔ دوسروں کی موجودگی میں خارش کرنے سے اپنے آپ کو روکا جائے۔ کوشش کی جائے کہ کان میں انگلی ڈال کر نہ کھجایا جائے۔ اگر شدت سے کھجلی ہو تو پھر دوسروں کی نظروں سے بچ کر کان کھجایا جائے۔

کان سے میل نکالنا کان کی صفائی کے لیے ضروری ہے لیکن یہ کام اس وقت کرنا چاہیے جب کسی دوسرے شخص کی توجہ یا نظر ادھر نہ ہو۔ کیونکہ یہ ایک ایسا کام ہے جس سے بعض دیکھنے والے کی طبیعت کو ایسا کرنا ناگوار گزرتا ہے۔

ملاحظہ: اگر موسیقی یا کسی بھی قسم کے باجے کی آواز کہیں سے آرہی ہو اور اس آواز کو روکنے کا اختیار نہ بھی ہو تو اس وقت کان میں انگلیاں دے کر اپنے آپ کو اس آواز کے سننے سے روک دینا چاہیے تاکہ یہ شیطانی آواز کان میں نہ پہنچے۔

ناک میں انگلی ڈالنا :

اللہ تعالیٰ نے ناک کے اندر باریک باریک بال پیدا کیے ہیں۔ سانس لیتے ہوئے جو ہوا اندر داخل ہوتی ہے یہ بال اسے صاف کر کے اندر بھیجتے ہیں۔ جب کہ ہوا میں موجود گرد و غبار ناک میں جم کر میل کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ نیز انسان کے حلق سے بھی لیس دار رطوبت ناک کی نالیوں کے ذریعے خارج ہوتی رہتی ہے۔ یہی رطوبت جب نزلہ و زکام لگ جائے تو بلغم بن کر مسلسل خارج ہونے لگتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسروں کی موجودگی میں ناک میں انگلی ڈالنا یا ناک کا میل صاف کرنا ناشائستہ حرکت ہے البتہ ناک کی صفائی کا خیال رکھنا اور اندر سے اچھی طرح صاف کرتے رہنا چاہیے۔ ایک مسلمان جب دن میں پانچ بار وضو کرتا ہے تو ضروری ہے کہ وہ ناک کو اچھی طرح جھاڑے تاکہ ہر قسم کی میل اور بلغم باہر نکل آئے۔ نیز تین بار ناک میں پانی چڑھانے سے جما ہوا میل بھی گیلا ہو کر باہر آ جاتا ہے لہٰذا نزلہ و زکام کی حالت کے علاوہ تندرست انسان کو بار بار ناک صاف کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

اگر نزلہ و زکام ہو تو بار بار دوسروں کے سامنے سوں سوں کرنے کے بجائے کسی کونے میں یا غسل خانے میں جا کر ناک جھاڑ کر صاف کر لینا چاہیے کیونکہ سوں سوں کی آواز بھی دوسروں کو ناگوار گزرتی ہے۔

نزلہ زکام کی صورت کسی کپڑے، رومال یا ٹشو پیپر سے ناک اس طرح صاف کرنا چاہیے کہ دوسروں کو ناگوار محسوس نہ ہو۔ ناک جھاڑنا ہو تو کسی کچی مٹی والی جگہ پر یا غسل خانے میں یا کسی ایسی جگہ پر جا کر ناک جھاڑیں جہاں دوسروں کی نظر اس پر نہ پڑے۔ ممکن ہو تو پانی ڈال کر اسے نالی میں بہا دیں یا مٹی میں دبا دیں۔

یاد رہے کہ مسجد میں تھوکنا یا ناک جھاڑنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو مٹی میں دبا دیا جائے۔

(دیکھیے صحیح بخاری ، کتاب الصلوة ، کفارة البزاقِ فی المسجد : ٤٠٢)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناک جھاڑنے سے گریز کرنا چاہیے ورنہ اس کی گندگی نمایاں نظر آئے گی اور دیکھنے والے کے لیے کراہت کا سبب بنے گی۔

تھوکنا:

اکثر لوگ تھوکنے کے عادی ہوتے ہیں یا شاید انہیں تھوک آتا ہے۔ جب کہ اصل بات یہ ہے کہ جو شخص منہ کو ڈھیلا چھوڑ دے اور تھوکنا چاہے تو اسے تھوک آجاتا ہے کیونکہ منہ کے اندر ہر وقت لعاب بنتا رہتا ہے اور یہ لعاب ہی ہے جو کھانا کھاتے ہوئے ہمارے کھانے کو نرم کرتا اور ہضم ہونے کے قابل بناتا ہے۔ اگر کوئی شخص نہ تھوکنا چاہے تو وہ تھوکنے کی عادت پر قابو بھی پا سکتا ہے۔ اگر ایسا نہ کر سکے تو کسی کونے کھدرے یا غسل خانے وغیرہ میں جا کر تھوکنا چاہیے۔ گھروں میں، اور پختہ سڑکوں اور گلیوں میں جگہ جگہ تھوکنا ایک ناشائستہ حرکت ہے۔

اگر راہ چلتے ہوئے تھوکنا پڑ جائے تو اپنی بائیں جانب تھوکنا چاہیے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہر اچھا کام دائیں طرف سے کرتے لیکن گھٹیا کام بائیں طرف سے کرتے اور تھوکنا چاہتے تو بائیں طرف تھوکتے (از فقہ ابوبکرؓ) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز کے اندر ہوتے یا باہر دائیں جانب تھوکنا خلافِ ادب سمجھتے۔ ایک بار وہ کہیں جا رہے تھے۔ ان کے بائیں طرف ایک آدمی تھا، آپ نے اس کو دائیں طرف کر کے بائیں طرف تھوکا۔ (از فقہ عبداللہ بن مسعود ص: ۱۲۷ بحوالہ آثار ابی یوسف)

بعض لوگ چلتی گاڑی سے باہر تھوک پھینک دیتے ہیں بعض اوقات یہ تھوک ہوا میں اڑ کر شیشے کھلے ہونے کی صورت گاڑی کے اندر ہی کسی پر آ گرتا ہے یا قریب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے گزرنے والے کسی آدمی پر جا گرتا ہے لہٰذا چلتی گاڑی یا موٹر سے تھوکنے کی بجائے گاڑی آہستہ کر کے تھوک لیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔

بڑے بوڑھوں کو عموماً تھوک یا بلغم آتا ہے ان کے لیے اگال دان یا کوئی ایسا ڈبہ وغیرہ قریب ہی رکھنا چاہیے جس میں مٹی یا ریت ہو کیونکہ اس طرح وہ مٹی اور ریت میں جذب ہو جائے گا۔ برصغیر کے لوگوں میں ایک عادت پان کھانا یا تمباکو کھانا ہے، جس میں بار بار تھوکنا پڑتا ہے۔ جہاں تک تمباکو کا تعلق ہے تو اس کا استعمال اکثر علماء کے خیال میں حرام ہے لہٰذا تمباکو نہ پانی میں ملا کر کھانا چاہیے نہ ہی کسی اور طریقے سے۔

ہمارے ملک میں پان کھانے والے دیواروں پر، فٹ پاتھوں پر، گلیوں میں، غرض ہر جگہ بلا جھجک پان کی پیک پھینکتے رہتے ہیں جس سے دیواروں اور عمارتوں کا حلیہ خراب ہو جاتا ہے اور گلیاں اور سڑکیں گندگی کا منہ بولتا اشتہار بن جاتی ہیں۔ پان کھانے والوں کو چاہیے کہ وہ پان اس وقت کھائیں جب انہیں گھر میں رہنا ہو۔ پان کی پیک اگال دان میں یا غسل خانے میں پھینکیں اور اس پر پانی بہا دیں تاکہ دیکھنے والوں کے لیے کراہت کا سامان نہ بنے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے مسجد میں قبلہ کی جانب تھوک دیکھا تو اس کو اپنے ہاتھ سے صاف کر دیا ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: اِنَّ اَحَدُكُم اِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اللّٰهَ حِيَالَ وَجْهِهِ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ حِيَالَ وَجْهِهِ فِي الصَّلٰوةِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”یقیناً جب تم میں سے کوئی نماز میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے اس لیے کوئی شخص نماز میں اپنے سامنے نہ تھوکے۔“

(بخاری کتاب الادب : ٦١١١)

ایک شخص نے لوگوں کی امامت کرائی اور دورانِ نماز قبلہ کی طرف تھوکا۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ اسے دیکھ رہے تھے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لا یصلی لکم (وہ تمہیں نماز نہ پڑھائے) اس کے بعد اس شخص نے نماز پڑھانے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے اسے روک دیا اور اسے رسول اللہ ﷺ کے حکم کی اطلاع دی۔ اس شخص نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات کی تو آپؐ نے فرمایا: ہاں میں نے ہی تمہیں روکا تھا۔ راوی کہتے ہیں: میرا گمان ہے آپؐ نے یہ بھی فرمایا تھا انك اَذَیتَ اللہ ورسولَه' (بے شک تو نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دی ہے)۔(سنن ابی دائود ، کتاب الصلوۃ ، باب فی کراھیة البزاق فی المسجد : ٤٨١ ٢٧/١٠٥ ١٠٦٧۔ صحیح ابن حبان ، کتاب الصلوٰۃ باب المسجد : ١٦٣٤ ۔ رسول اللہ ﷺ بحیثیت معلم از ڈاکٹر فضل الٰھی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ فِی صَلوٰتِہٖ فَاِنَّهٗ یُنَاجِیْ رَبَّه' ... اَوْ اِنَّ رَبَّه' بَیْنَهٗ وَ بَیْنَ الْقِبْلَةِ . فَلَا یَبْزُقَنَّ اَحَدُکُمْ قِبَلَ قِبْلَتِہٖ وَلٰکِنْ عَنْ یَسَارِہٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمَیْہِ ، ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَاءِ ہٖ فَبَصَقَ فِیْہِ ، ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهٗ عَلٰی بَعْضٍ فَقَالَ : اَوْ یَفْعَلُ کَذَا .

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جب تم میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ گویا اپنے مالک سے سرگوشی کرتا ہے یا یوں فرمایا کہ اس کا مالک اس کے اور قبلے کے بیچ میں ہوتا ہے تو کوئی تم میں سے نماز میں قبلے کی طرف نہ تھوکے البتہ بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوک سکتا ہے۔ پھر آپؐ نے اپنی چادر کا کونہ لیا اس میں تھوکا اور تھوک کر اس کو الٹ پلٹ کر کے فرمایا: ایسا کرے۔"

(بخاری، کتاب الصلوۃ باب حك البزاق باليد في المسجد : ۳۹٤)

ان احادیث سے پتا چلتا ہے کہ نماز کے دوران ممکنہ حد تک تھوکنے سے بچنا چاہیے۔ حبیب بن ثابت کہتے ہیں کہ جب لوگوں میں بیٹھ کر تھوکنا پڑ جائے تو تھوک کے زمین پر گرنے تک ہاتھ سے پردہ کر لے۔

(الادب المفرد، ح: ۱۰، باب : ۹۹)

کھانسنا:

یہ بھی ایک غیر اختیاری حرکت ہے۔ گلے میں خراش اور پھیپھڑوں میں بلغم ہونے کی وجہ سے کھانسی آتی ہے اور یہ ایک بیماری ہے۔ یہ فعل گو غیر اختیاری ہے لیکن اسے عام حالت میں کچھ پابند ضرور کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً دوسروں کے سامنے حتی الامکان کھانسی روکنے کی کوشش کی جائے۔ اگر نہ روک سکے، یا شدتِ مرض ہی ایسی ہو تو کھانستے ہوئے منہ کے سامنے رومال یا ہاتھ لیا جائے۔ دوسرے لوگوں کے سامنے سے منہ اس طرف کر لیا جائے جدھر کسی کی نظر نہ پڑ سکے یا جسے کھانسی لگی ہوئی ہو شہد، چینی، یا سرفی کول گولیاں وغیرہ اپنے پاس رکھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھانسی کی شدت کی صورت پانی ، یا کوئی میٹھی چیز کھانا وقتی طور پر کھانسی کو روکنے کا کام دیتے ہیں۔ کھانسی کو زبردستی اس طرح نہیں روکنا چاہیے کہ دم ہی گھٹنے لگے اور آنکھیں باہر کو آنے لگیں کیونکہ بہر حال یہ ایک بیماری ہے جو کسی بھی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہے۔

چھینکنا :

چھینکنا بھی ایک غیر اختیاری حرکت ہے۔ اس سے دماغ کی رگیں کھلتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ چھینک صحت اور چستی کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دماغ کی رگوں کی ورزش اور صفائی کا یہ ایک خودکار نظام رکھا ہے یہی وجہ ہے کہ چھینک آنے کے بعد انسان اپنے آپ کو چاق و چوبند محسوس کرتا ہے۔

چھینکنے سے ناک اور منہ کے ذریعے اندر اٹکے ہوئے مادے باہر نکلتے ہیں۔ اس لیے چھینکتے وقت اپنا رخ لوگوں کی جانب سے دوسری طرف موڑ لیں یا رومال وغیرہ ناک اور منہ کے سامنے رکھ لیں۔ اگر رومال نہ ہو تو ہتھیلی یا کپڑے کا پلّو ہی آگے کر لیں۔ تاکہ دوسروں کو آواز بھی کم سنائی دے اور ناگوار بھی نہ لگے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھینک آتی تو آپؐ اپنا ہاتھ یا کپڑا منہ پر رکھ لیتے اور اس طریقے سے اپنی آواز کو پست کرتے۔

(سنن ابی داؤد ۔ کتاب الادب ، باب فی العطاس: ۵۰۲۹)

معلوم ہوا کہ چھینک آئے تو اپنی آواز بھی پست رکھنے کی کوشش کرنا چاہیے۔

ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاضر تھے، ایک شخص کو ایک چھینک آئی تو اس نے کہا: السلام علیکم ۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پر اور تمہاری ماں پر (سلام)۔ پھر فرمایا: اذا عطس احدُکم فلحیمد اللّٰہ ۔''جب تم میں سے کوئی چھینک مارے تو اللہ کی حمد بیان کرے۔''

اس کے بعد راوی نے بہت سے حمد یہ کلمات ذکر کیے۔ جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ . اَلْحَمْدُللّٰہ علیٰ کُلِّ حالٍ . وغیرہ۔ جو شخص وہاں موجود ہو وہ یَرْحَمُكَ اللّٰہ (اللہ تجھ پر رحم کرے) کہے اور چھینک مارنے والا یَرْحَمُكَ اللّٰہ کہنے والے کو یَغْفِرَ اللّٰہ لَنَا وَلَكُمْ (اللہ ہماری بھی مغفرت کرے اور تمہاری بھی) کہے۔

(سنن ابی داؤد ، باب فی العطاس ، کتاب الادب : ٥٠٣١)

ایک دوسری حدیث میں یہ ذکر ہے کہ چھینک مارنے والا یَرْحَمُكَ اللّٰہ (اللہ تم پر رحم کرے) کہنے والے کے جواب میں یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَ یُصْلِحُ بَالَكُمْ (کہے یعنی اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حالات درست کردے)

(ابی داؤد : ٥٠٣٣)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اپنے بھائی کو تین بار چھینک مارنے پر جواب دو اگر اس سے زائد بار اسے چھینک آئے تو وہ زکام کی وجہ سے ہے (لہٰذا چھینک کا جواب دینا ضروری نہیں)۔ (سنن ابی داؤد : ٥٠٣٤)

چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں ایک شخص نے چھینک ماری تو آپ ؐ نے (اس کے الحمد للّٰہ) کہنے پر اسے یَرْحَمُكَ اللّٰہ جواب دیا۔ اس نے پھر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھینک ماری تو آپ ؐ نے فرمایا اس شخص کو زکام ہے۔ (سنن ابی داؤد: ۵۰۳۷)

جو شخص چھینک مارنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰه نہ کہے اس کو جواب نہیں دینا چاہیے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں ایک شخص نے چھینک کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہا تو آپ ﷺ نے اس کا جواب دیا جب کہ دوسرے کو چھینک آئی تو اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰه نہیں کہا لہٰذا آپ ﷺ نے اس کو جواب نہیں دیا۔

(سنن ابی داؤد: ۵۰۳۹)

یاد رہے کہ چھینک کے بعد الحمد للّٰہ کہنے والے کو جواب دینا ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان پر فرض ہے۔ (دیکھیے سنن ابی داؤد: ۵۰۳۰)

ڈکار لینا:

ڈکار لینا بھی ایک غیر اختیاری حرکت ہے۔ ڈکار یا تو زیادہ کھانے کی وجہ سے آتے ہیں یا بیماری کے سبب۔ بیماری کی صورت دراصل نظامِ ہضم اور معدے کی خرابی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ بیماری کے سبب جو ڈکار آئیں وہ عموماً بار بار آتے ہیں اور ان کی آواز زیادہ ہوتی ہے لیکن انہیں روکنا کسی کے اپنے اختیار میں نہیں سوائے مناسب علاج کے۔

اگر زیادہ کھانے کی وجہ سے ڈکار آتے ہیں تو کم خوری کے ذریعے ان سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔ ڈکار لینا دوسروں پر ناگواری کے اثرات چھوڑتا ہے لہٰذا کوشش کریں کہ آواز کم پیدا ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی آدمی نے کوئی برتن اپنے پیٹ سے زیادہ برا نہیں بھرا۔ آدمی کے لیے تو چند ہی لقمے کافی ہیں جو اس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پشت کو سیدھا رکھیں اور اگر زیادہ ہی کھانا ضروری ہو تو پیٹ کا ایک حصہ کھانے کے لیے، ایک حصہ پانی کے لیے اور ایک حصہ سانس لینے کے لیے رکھنا چاہیے۔

(ترمذی ، ابواب الزھد ، ۲۳۶۸ ۔ ریاض الصالحین : ۵۱۶)

ہچکی لینا :

یہ بھی ایک غیر اختیاری حرکت ہے۔اس پر مناسب تدبیر کے ذریعے قابو پایا جا سکتا ہے۔مثلاً پانی پینے سے یا نمک چکھنے سے، دو تین لونگ کھانے سے یا کوئی اور کھانے والی چیز کھا کر دوسروں کی موجودگی میں ہچکی لیتے وقت کوشش کرنا چاہیے کہ آواز کم آئے۔

جمائی لینا :

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلتَّثَاءُبُ فِی الصَّلٰوۃِ مِنَ الشَّیطٰنِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَکْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ .

''نماز کے دوران جمائی آنا شیطان کی طرف سے ہے پس جب کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے اسے منہ بند کر کے روکے۔'' (ترمذی ، ابواب الصلوٰۃ ، باب ماجاء فی کراھیۃ التثاءُبِ فی الصلوٰۃ ، حسن صحیح حدیث)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لے کیونکہ شیطان اس میں داخل ہو جاتا ہے۔(الادب المفرد ، باب : ۵ ، ح: ۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک روایت میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

إذا تثاءب احدكم فليمسك على فيه فان الشيطان يدخل.

''جب تم میں سے کسی کو جمائی آئی تو وہ اپنا منہ بند کر لے کیونکہ (منہ کھلا ہو تو) شیطان اس میں داخل ہو جاتا ہے''۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب ما جاء فی التثاءب: ٥٠٢٦)

دراصل جمائی آنا سستی اور نیند کی علامت ہے اس لیے اسے شیطان کی طرف سے کہا گیا ہے۔ جمائی کو روکنا کافی حد تک انسان کے بس میں ہے۔ اگر جمائی لینا ہو تو چاہیے کہ اپنے منہ پر ہاتھ یا کپڑا رکھ لے کیونکہ دوسروں کے سامنے منہ کا کھلنا دوسروں کے لیے ناگواری کا سبب ہے۔ نیز جمائی لینے سے منہ کی شکل بدہیئت ہو جاتی ہے لہٰذا اس بدہیئت کو چھپانے کے لیے بھی ہاتھ یا کپڑا رکھنا ضروری ہے۔

ریح آنا:

یہ بھی ایک غیر اختیاری حرکت ہے۔ ریح آنے سے آواز بھی بعض اوقات پیدا ہوتی ہے۔ بعض اوقات لوگ جان بوجھ کر آواز پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس کی وجہ شاید یہ بھی ہے کہ ریح آنے سے پیٹ اور معدہ ہلکا ہلکا محسوس ہونے لگتا ہے۔ دراصل ریح وہ ناگوار اور بدبودار ہوا ہے جو انتڑیوں میں پیدا ہوتی ہے اس کا خارج ہوتے رہنا ہی صحت کی علامت ہے اگر یہ خارج نہ ہو تو انسان بیمار ہو جاتا ہے۔ البتہ اگر ہو سکے تو دوسروں کی موجودگی میں ریح کی آواز کو دبانا چاہیے۔ ریح آنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِذَا اَحدثَ احدُکم فی صلاتہٖ فَلْیَاْ خُذْ بِاَنْفِہٖ لِیَنْصَرِف

”جب تم میں سے نماز پڑھتے ہوئے کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو وہ اپنی ناک پر ہاتھ رکھے اور وضو کر کے آئے۔“

(صحیح سنن ابی داؤد للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث : ۹۸۵)

ریح آنا غیر اختیاری فعل ہے لہٰذا اس پر ہنسنا یا کسی قسم کا تبصرہ کرنا یا بات کرنا ایک لغو، ناشائستہ اور شرم ناک فعل ہے۔ بعض لوگ کسی کو ریح آئے تو اس پر ہنس پڑتے ہیں یا اس شخص کو مذاق کا نشانہ بناتے ہیں حالانکہ انسان جس کام کا خود بھی مرتکب ہوتا ہے اور اس پر اس کا اختیار نہیں بلکہ اس فعل پر اس کی تندرستی کا انحصار ہے اس پر ہنسنا بے شرمی بھی ہے اور بے وقوفی بھی۔

عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نھی النبی ﷺ ان یضحك الرجل مما یخرج من الانفس.

”نبی ﷺ نے اس بات سے منع کیا کہ کسی کے گوز مارنے پر آدمی ہنسے۔“

(بخاری، کتاب الادب، باب نمبر : ۵۹٤)

کھجانا

www.KitaboSunnat.com

جسم کے کسی بھی حصے پر خارش ہونا ایک غیر اختیاری حرکت ہے البتہ اس پر قابو ضرور پایا جاسکتا ہے۔ لہٰذا کوشش کرنا چاہیے کہ دوسروں کے سامنے نہ کھجایا جائے۔ خصوصاً جسم کے قابلِ شرم حصوں پر بعض لوگ دوسروں کے سامنے بھی کھجانے میں شرم محسوس نہیں کرتے جو ایک ناشائستہ حرکت ہے۔ بڑی مجبوری ہو، خارش زیادہ ہی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنگ کرے تو دوسروں سے نظر بچا کر کھجانا چاہیے۔

کسی غیر متوقع صورتِ حال پر ہنسنا :

ایک شخص کرسی پر بیٹھنے لگا، اس نے سمجھا کرسی میری زد میں ہے لیکن کرسی اس کے اندازے سے ذرا دور تھی لہٰذا وہ نیچے گر پڑا۔ ایسی صورتِ حال پر دیکھنے والوں کی ہنسی چھوٹ جاتی ہے۔ جو شخص گرا ہے اس پر تین میں سے ایک کیفیت ضرور ہوتی ہے۔ یا تو وہ شرم ساری محسوس کرتا ہے اور ہنسی کا نشانہ بننے پر اپنے آپ کو نکما سمجھ رہا ہے۔ یا وہ ہمت کر کے دوسروں کی ہنسی کی پرواہ کیے بغیر اپنے کام میں مشغول ہو جاتا ہے یا دوسروں کا ساتھ دینے کے لیے وہ خود بھی ان کی ہنسی میں شامل ہو جاتا ہے۔ دیکھا جائے تو اسلامی آداب کی رُو سے کسی پر ہنسنا درست نہیں اللہ تعالیٰ نے اس سے سختی سے منع کیا ہے۔ (دیکھیے سورہ الحجرات، آیت:۱۱)

جو شخص گرا ہے اسے یقیناً چوٹ بھی آئی ہو گی۔ یہ موقع اس کے ساتھ ہمدردی کرنے اور اس کی خیریت دریافت کرنے کا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الْمُومِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ اِنِ اشْتَكىٰ رَاسَه' تَدَاعِي لَه' سَائِرُ الْجَسَدِ بِالْحُمّٰى وَالسَّهَرِ.

”تمام مومن ایک آدمی کی طرح ہیں اگر اس کا سر دُکھتا ہے تو باقی اعضائے بدن بخاری اور بیداری میں اس کے شریک ہوتے ہیں۔“ (مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب تراحم المومنین وتعاطفهم و تعاضدهم)

گرنے والے کو تسلی دیتے ہوئے حَسْبُكَ اللّٰهُ کہنا چاہیے یعنی تجھے اللہ کافی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اگر واقعی اسے چوٹ لگی ہے تو لَا بَاسَ طُهورًا اِنْ شاء الله. ''کوئی حرج نہیں اللہ نے چاہا تو (گناہوں سے) پاک ہو جاؤ گے۔'' کہنا چاہیے

قریش کے چند نوجوان مقام منیٰ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور وہ ہنس رہے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: کیوں ہنس رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: فلاں شخص خیمے کی رسی کے ساتھ (ٹھوکر کھا کر) گر گیا ہے اور قریب تھا کہ اس کی گردن ٹوٹ جاتی یا آنکھ ضائع ہو جاتی۔

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مت ہنسو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ کسی بھی مسلمان کو کانٹا یا اس سے بڑی چیز نہیں چبھتی مگر اس کے سبب سے اس کے لیے ایک درجہ لکھ دیا جاتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔

(مسلم ، كتاب البر والصلة : ٢٥٧٢)

قہقہہ لگانا:

ہنسنے کی ایک قسم قہقہہ لگانا ہے، جس میں پورے دانت نظر آتے ہیں، منہ کھل جاتا ہے اور اونچی آواز پیدا ہوتی ہے، حلق کا کوا نظر آنے لگتا ہے۔ قہقہہ لگانے سے چہرے کی شکل بگڑ کر بدنما ہو جاتی ہے۔ منہ کا اندرونی حصہ ویسے ہی اتنا خوبصورت نہیں ہوتا۔ بعض کے دانت میلے ہوتے ہیں، بعض کے منہ میں روٹی کے ریزے یا کسی اور کھانے کی چیز کے اجزاء اٹکے ہوئے ہوتے ہیں، غرض دیکھنے والوں کی طبیعت منہ کھلا دیکھ کر مکدّر ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہؐ صرف مسکراتے تھے قہقہہ نہیں لگاتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قہقہہ لگاتے نہیں دیکھا کہ میں آپ ﷺ کا کوا (حلق) دیکھتی۔ آپ ﷺ صرف مسکراتے تھے۔ (صحیح بخاری، کتاب الادب، باب التبسم والضحك)

منہ کھولنا :

بغیر ضرورت کے دوسروں کی موجودگی میں منہ کھولنا بھی ایک ناشائستہ حرکت ہے۔ اگر ڈاکٹر کو چیک کرانا ہو، تو یہ ایک مجبوری ہے۔ بعض اوقات بچے منہ کھلوانے کی ضد کرتے ہیں کہ کیا کھا رہے ہیں، بعض لوگ سب کے سامنے کھول دیتے ہیں۔ منہ کے اندر کی حالت ہی ایسی ہوتی ہے کہ دیکھ کر متلی ہونے لگتی ہے۔ حالانکہ منہ کھلوا کر دیکھنا ہی بچے کی نامعقول ضد ہے اسے پورا نہیں کرنا چاہیے۔

دانتوں میں انگلی ڈالنا :

کھانا کھاتے ہوئے دانتوں کے اندر کھانے کے ریزے پھنس جاتے ہیں۔ گوشت کے ریزے پھنس جاتے ہیں۔ جب تک انہیں دانتوں سے نکالا نہ جائے، چین نہیں آتا بلکہ بعض اوقات تکلیف کا باعث بن جاتے ہیں لہٰذا بہترین طریقہ یہ ہے کہ کھانا کھانے کے بعد کلی کر لی جائے یا مسواک کر لی جائے اگر مسواک نہ ہو تو خالی برش سے بھی کام چلایا جا سکتا ہے۔

بعض لوگ کھانا کھاتے ہوئے بار بار منہ میں یا دانتوں میں انگلی ڈالتے ہیں۔ یہ ناشائستہ حرکت ہے۔ دوسروں کے سامنے نہ ہی دانتوں میں انگلی ڈالنی چاہیے، نہ ہی ناخنوں کے ساتھ دانتوں کو صاف کرنا چاہیے۔ غسل خانے میں جا کر یا تنہائی میں دانتوں کی صفائی کا کام کریں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دانت درد کی صورت دوا لگانا ہو تو بھی کہیں تنہائی میں بیٹھ کر دوا لگائیں کیونکہ دانتوں میں دوا لگانے سے تھوک کا خارج ہونا یقینی ہوتا ہے اور بعض لوگوں کے سامنے تھوکا جائے تو انہیں ابکائیاں آنے لگتی ہیں۔

دانت کچکچانا :

بعض بچوں کو یا بڑوں کو دانت کچکچانے کے عادت ہوتی ہے۔ یہ بھی ایک ناشائستہ حرکت ہے۔ دانت کچکچانے سے جو آواز پیدا ہوتی ہے اس پر دوسروں کو ناگواری محسوس ہوتی ہے۔

دانت پیسنا :

بعض لوگ غصے کی حالت میں دانت پیستے ہیں۔ یہ شدید غصے کی علامات میں سے ہے حالانکہ یہ بات سبھی کو معلوم ہے کہ غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور غصے میں جو حرکات کی جاتی ہیں وہ بھی شیطان ہی کے زیرِ اثر ہوتی ہیں۔ غصے کی حالت میں چہرے کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے، آنکھیں جیسے ان میں خون اتر آیا ہو، غصے کا علاج یہ ہے کہ وضو کیا جائے یا ٹھنڈا پانی پی کر غصے کو ٹھنڈا کیا جائے ممکن ہو تو اس جگہ سے ہٹ جائیں یا اپنی حالت بدل لیں مثلاً کھڑے ہیں تو بیٹھ جائیں بیٹھے ہیں تو لیٹ جائیں۔ رسول اللہ ﷺ کے سامنے دو آدمی باہم گالی گلوچ کرنے لگے۔ ان میں سے ایک کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور رگیں پھول گئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

إِنِّي لَأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي تَجِدُ .

''مجھے ایسا کلمہ معلوم ہے اگر یہ شخص وہ کہہ لے تو جو حالت اس کی ہو رہی ہے وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتی رہے گی یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔(مسلم ، کتاب البر والصلة والآداب ، باب فضل من یکملك نفسه عند الغضب ......)

غصے کو ایک حد کے اندر رہنا چاہیے اور کوشش کرنا چاہیے کہ انسان غصے میں آپے سے باہر نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے پوچھا: فَمَا تَعُدُّوْنَ الصُّرْعَةَ فِیْکُمْ "تم زبردست پہلوان کسے کہتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا: جسے لوگ پچھاڑ سکیں۔ فرمایا: لَیْسَ ذَالِكَ وَلٰکِنَّ الَّذِی یَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ . نہیں یہ پہلوان نہیں بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔ (مسلم ، کتاب البر واصلة والآداب ، باب فضل من یملك نفسه عند الغضب ......)

انگلیاں کاٹنا ، پاؤں پٹخنا ، چیزیں پھینکنا :

بعض انسان غصے کی شدت میں انگلیاں کاٹتے ہیں۔ چنانچہ منافقین کی حرکات کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَیْکُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَیْظِ ؕ قُلْ مُوْتُوْا بِغَیْظِکُمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ . (آل عمران : ۱۱۹)

"اور جب الگ ہوتے ہیں تو تم پر غصے کے سبب انگلیاں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں، ان سے کہو کہ غصے میں مر جاؤ، اللہ تمہارے دلوں کی باتوں سے خوب واقف ہے۔"

منافقین کی ایسی حرکت سے اجتناب ضروری ہے کیوں کہ ایک مسلمان کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شائستگی اور تہذیب یہ قطعاً برداشت نہیں کرسکتی کہ وہ غصے میں انگلیاں کاٹے، پاؤں پٹخے، برتن یا چیزیں اٹھا کر پھینکے، اس کے منہ سے جھاگ نکلے یا سر پٹکے۔ یہ سب حرکات غصے میں بپھر کر جانور کرتے ہیں۔ یہ حرکاتِ شنیعہ انسانی شرف کے شایانِ شان نہیں۔

دانتوں سے ناخن کترنا :

بعض بچوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ دانتوں سے ناخن کاٹتے ہیں۔ ناخن ایک ہڈی ہے، جس کے بڑھ جانے پر اس کے اندر میل جمع ہو جاتا ہے۔ جب ناخن منہ میں ڈالتے ہیں تو یہ میل منہ کے ذریعے اندر جا کر بیماریاں پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے۔ یوں بھی ایک نفیس طبیعت اور شائستہ اطوار انسان ایسا کر ہی نہیں سکتا۔ ناخن بڑھ جائیں تو انہیں سلیقے سے ناخن تراش یا قینچی وغیرہ سے تراش لینا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَقَصُّ الشَّارِبُ.

''پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں (۱) ختنہ کرنا (۲) زیرِ ناف بال صاف کرنا (۳) ناخن کاٹنا (۴) بغل کے بال صاف کرنا (۵) مونچھیں کترانا۔

(صحیح مسلم ، کتاب الطهاره ، باب خصال الفطرة)

عموماً ہر آٹھویں دن ناخن کاٹنے چاہییں ورنہ جب ذرا بڑے محسوس ہوں تو سے ان کو تراش دیں۔ علماء نے صراحت کی ہے کہ ناخن کاٹنے یا جسم کے غیر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضروری بال صاف کرنے میں چالیس دن سے زیادہ وقت نہیں گزارنا چاہیے۔ اور اعتدال آٹھویں دن ہی ہے اور اکثر علمائے امت کا یہی معمول رہا ہے۔

ناخن بڑھانا :

جیسا کہ حدیث گزر چکی، ناخن بڑھانا انسانی شرف اور فطرت کے منافی ہے۔ انسان کے علاوہ ہر پرندے اور درندے کے ناخن ہوتے ہیں اور وہ خاصے لمبے اور نوکیلے ہوتے ہیں نیز بعض پرندے اور درندے ناخنوں سے ہتھیار کا کام لیتے ہیں اور دشمن پر حملہ کرتے ہیں لیکن انسان کے بڑھے ہوئے ناخن ایک غیر ضروری اور قابلِ نفرت چیز ہیں جنہیں کاٹ کر الگ کر دینا ضروری ہے۔ بڑھے ہوئے ناخنوں کی وجہ سے مکمل طہارت حاصل نہیں ہوتی۔

کوئی کیڑا یا جانور دیکھ کر چیخ مارنا :

بعض خواتین چھپکلی، ہزار پا، لال بیگ، بلی، کتا، گائے وغیرہ دیکھ کر اس قدر خوف زدہ ہوتی ہیں کہ چیخ مار کر بچوں کی طرح اپنا کام چھوڑ کر دور بھاگتی ہیں۔ چہرے پر خوف کے آثار ابھر آتے ہیں۔ دراصل عورتوں کا ایسا کرنا حقیقی خوف نہیں بلکہ ایک مصنوعی خوف کے تحت دل چسپ مشغلہ ہے جس سے وہ اہلِ خانہ یا موجود لوگوں کی توجہ حاصل کرتی ہیں نیز یہ جتانا چاہتی ہیں کہ وہ فلاں فلاں کیڑے یا جانور سے ڈرتی ہیں۔ حالاں کہ وہ اپنے تجربے اور علم کے مطابق یہ اچھی طرح جانتی ہیں کہ کینچوا، ہزار پا، لال بیگ کسی کو نہیں ڈستے۔

کسی بھی چیز کو دیکھ کر چاہے وہ ڈراؤنی ہو مثلاً سانپ وغیرہ سے خوف زدہ ہونے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بجائے اسے مارنے کا سوچنا چاہیے۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ جب کسی جانور سے خوف کھایا جائے تو وہ جانور بھی خوف کی حالت کو محسوس کر کے بپھر جاتا ہے اگر کوئی کتے کو دیکھ کر خوف سے دوڑ لگا دے تو کتا بھی اس کے پیچھے دوڑ لگا دیتا ہے۔ اگر بھینس کو دیکھ کر بھاگیں تو بھینس بھی پیچھا کرنے لگتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جانور میں بھی یہ حس رکھی ہے کہ کون اس کا دشمن ہے اور کون دوست۔

لہٰذا کسی بھی کیڑے یا جانور کو دیکھ کر اپنی حالت معمول کے مطابق رکھیں اور اپنے آپ پر خوف ہرگز طاری نہ کریں، خوف کھا کر بھاگنے، چیخ مارنے اور اپنا کام وہیں چھوڑ کر آ جانے سے بعض اوقات اس کام کا نقصان ہو جاتا ہے مثلاً چولہے پر دودھ رکھا تھا، پتا چلا کہ خود وہاں سے شور مچاتے ہوئے بھاگ آنے کی وجہ سے دودھ ابل گیا، یوں نقصان بھی ہوا اور چولہے وغیرہ کی صفائی میں جو وقت صرف ہوگا وہ اس پر مستزاد ہے۔

نیز اس طرح خوف زدہ ہونے سے گھر میں موجود دوسرے لوگ بھی گھبرا جاتے ہیں کہ نا معلوم کون سا جان لیوا حادثہ پیش آ گیا ہے۔ گویا یہ انسانوں کو بلا وجہ دہشت زدہ کرنے کے مترادف ہے جو شرعاً درست نہیں ہے۔

اونچی آواز سے بات کرنا :

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے لقمان علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو نصیحت کے ضمن میں ان کا یہ قول بھی بتایا:

وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ط اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْحَمِيْرِ.(لقمان :۱۹)

''اور اپنی آواز پست رکھ بے شک سب سے بری آواز گدھے کی ہے۔''

گویا آواز دھیمی رکھنا انسانی شرف و عادات میں سے ہے۔ جب کہ کرخت اور اونچی آواز سے بولنا گدھے کی آواز کے مشابہ ہے۔ اس آیت سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ انسانی عادات اور حیوانی عادات میں فرق ہونا چاہیے کہ یہ فرق انسان کو جانور سے ممتاز کرتا ہے۔

آواز اتنی ہی بلند ہونا چاہیے کہ جتنی سامعین تک آسانی سے پہنچ سکے۔ اگر سامعین زیادہ ہیں تو یقیناً آواز بلند کرنا پڑے گی کیونکہ ہلکی آواز دوسروں تک نہیں پہنچ سکے گی لہٰذا اس وقت اونچی آواز مذموم نہیں بلکہ محمود صفت ہوگی۔ اگر کسی دور بیٹھے شخص کو پکارا جائے تو بھی آواز اونچی ہی کرنا ہوگی تاکہ وہ سن لے لیکن آواز اتنی اونچی رکھنا کہ اس سے بھی دور کے لوگوں تک پہنچ جائے درست نہیں۔

اس حکم میں ہر چیز کی یا ہر کام کے کرنے کی آواز شامل ہے مثلاً کتاب کے ورق الٹتے ہوئے کوشش کریں کہ آواز پیدا نہ ہو۔ صفحہ پھاڑتے ہوئے بھی اس کا خیال رکھیں۔ کوئی چیز اٹھانا ہو تو آہستگی سے اٹھائیں اور احتیاط کریں کہ شور پیدا نہ ہو۔ چلتے ہوئے پاؤں کی چاپ بھی کوشش کریں کہ کم ہو بلکہ ایسا جوتا استعمال کریں کہ جس سے آواز پیدا نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک بار ہجوم میں لوگوں کو تیزی سے سواریاں دوڑاتے ہوئے دیکھ کر فرمایا: عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَه سکون واطمینان اختیار کرو۔ (سنن ابی دائود ، باب المناسك ، باب الدفقه من عرفه : ۱۹۲۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مومن کو ہر کام میں سکون، وقار، ٹھہراؤ، اطمینان اختیار کرنا چاہیے کہ یہی اس کی پہچان ہے۔ اونچی آواز میں خود بخود کرختگی اور سمع خراشی پیدا ہو جاتی ہے۔ نیز اونچی آواز سے مخاطب بعض اوقات سہم جاتا ہے اور اس کے دل میں سامنے والے کے لیے محبت اور انس پیدا نہیں ہوتا جب کہ دھیمی آواز اور شیریں لہجہ مخاطب کا دل جیتنے کا آسان طریقہ ہے۔

ایک چیز کو دوسری جگہ لے جانے کے لیے دوسروں کی موجودگی میں اگر موخر کر سکتے ہیں تو موخر کر لیا جائے یا کسی دوسرے کی مدد لے کر اسے اٹھا کر دوسری جگہ رکھا جائے۔ گھسیٹنے سے انتہائی بھدی اور بری آواز پیدا ہوتی ہے جو سننے والوں کو اچھی نہیں لگتی۔

دروازہ اس طرح کھولیں اور بند کریں کہ آواز پیدا نہ ہو۔ اگر تلاوت، تقریر، یا خبریں وغیرہ ریڈیو یا کیسٹ پلیئر سے سن رہے ہیں تو آواز اتنی دھیمی رکھیں کہ صرف آپ تک پہنچ سکے اتنی اونچی آواز نہ رکھیں کہ دوسروں کے آرام یا یکسوئی میں خلل ڈالے۔ جب کوئی ایسا کام کرنا ہو جس سے آواز پیدا ہوتی ہو تو ایسے وقت میں نہ کریں جب کسی کے عمومی آرام کا وقت ہو مثلاً رات کو یا دوپہر کے بعد۔ کہ اس وقت عموماً لوگ آرام کر رہے ہوتے ہیں۔

سیڑھیاں اترتے چڑھتے وقت پاؤں آہستہ آہستہ رکھیں۔ گاڑیوں کے سلنسر درست رکھیں تاکہ شور نہ ہو۔ بغیر ضرورت ہارن مت دیں کہ یہ بھی شور میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ۔جب ہم کسی میدان میں پہنچتے تو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ پکار کر کہتے اور ہماری آوازیں بلند ہو جاتیں ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگو! اتنا اونچا مت بولو، آہستگی اور نرمی اختیار کرو، کیا تم اس کو پکارتے ہو جو بہرا اور غائب ہے، وہ تو تمہارے ساتھ ہے، سنتا ہے اور نزدیک ہے، اس کا نام برکت والا ہے اور اس کی ذات بلند ہے۔(بخاری ، کتاب الجهاد والسیر ، باب مایُکره فی رفع الصوت فی التکبیر : ۲۴٤)

کسی چیز پر ہاتھ یا کوئی چیز مار کر آواز پیدا کرنا :

کئی لوگوں میں یہ عادت پائی جاتی ہے کہ سامنے میز ہو، پیالی ہو، پلیٹ ہو، کتاب ہو، غرض کوئی بھی چیز ہو اس پر ہاتھ مار کر یا کوئی دوسری چیز مار کر آواز پیدا کرتے ہیں۔بعض لوگ تو باقاعدہ اس کو طبلے یا ڈھول کی طرح دھن یا آہنگ کے ساتھ بجانے کی کوشش کرتے ہیں۔

دوسروں کی موجودگی میں ایسا کرنا ناشائستہ حرکت ہے لیکن تنہائی میں بھی ایسی حرکت درست نہیں کیونکہ اس سے آلاتِ موسیقی سے مماثلت ہوتی ہے اور آدمی غیر ارادی طور پر کسی چیز کو بجا کر موسیقی کا شوق پورا کر رہا ہوتا ہے۔

بعض لوگ بال پن کو پکڑے ہوئے اسے کھولتے اور بند کرتے رہتے ہیں جس سے ٹک ٹک کی آواز پیدا ہوتی ہے۔یاد رہے کہ دوسروں کی موجودگی میں خصوصًا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمرۂ تدریس میں یہ بھی ایک غیر شائستہ حرکت ہے اور علمی مجلس یا بزرگوں کی مجلس ہو تو اس کے وقار کے بھی منافی ہے۔

آدھا دھوپ میں اور آدھا سائے میں بیٹھنا:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الشَّمْسِ (و قال مُخَلَّد) فِي الْفَيْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ الظِّلُّ وَصَارَ بَعْضُهُ فِي الشَّمْسِ وَبَعْضُهُ فِي الظِّلِّ فَلْيَقُمْ.**

''جب تم میں سے کوئی دھوپ میں بیٹھا ہو (اور مخلد نے کہا) سائے میں ہو اور سایہ اٹھ جائے اور اس کا کچھ حصہ دھوپ میں ہو اور کچھ سائے میں تو اسے وہاں سے اٹھ جانا چاہیے۔(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الجلوس بین الظل والشمس: ٤٨٢١)

آدھا دھوپ اور آدھا سائے میں بیٹھنے سے جسم کا دورانِ خون بگڑ جاتا ہے، جسم کے جس حصے پر سایہ ہوتا ہے اسے ٹھنڈک مل رہی ہوتی ہے اور دھوپ والے حصے کو حرارت۔ یوں خون کی گردش میں عدم توازن پیدا ہو جاتا ہے۔ نیز جسم کی جلد کو بھی اس سے نقصان پہنچتا ہے۔

اگر کوئی مجبوری ہو تو پھر ایسا کرنا درست ہے جیسے کسی مجلس میں یا مسجد میں گئے اور جگہ ہی ایسی ملی کہ دھوپ اور سایہ دونوں میں بیٹھنا پڑا یا سائے بڑھتے بڑھتے کچھ دھوپ اور کچھ سایہ ہو گیا۔ یا سوئے تو دھوپ یا سائے میں تھے لیکن سوئے سوئے دھوپ اور سایہ اکٹھے ہو گئے تو یہ ایک غیر اختیاری چیز ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک جوتا پہن کر چلنا :

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا يَمْشِيْ اَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيَعْفِهِمَا اَوْ لِيُنْعِلْهُمَا .

"تم میں سے کوئی ایک جوتا پہن کر نہ چلے یا تو دونوں جوتے اتارے یا دونوں پہن کر چلے۔" (سنن ابی داؤد)

ایک پاؤں میں جوتا پہن کر چلنے سے چال بھدی لگتی ہے۔ گرنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ دوسروں کو مذاق اڑانے کا موقع ملتا ہے۔ ویسے بھی رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی نفی ہوتی ہے اور اس کے بعد اس فعل میں کسی افادیت کے شک وشبہ کی گنجائش ہی نہیں ہے۔

پیر گھسیٹ کر چلنا :

اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کی چال میں کچھ نہ کچھ فرق ضرور رکھا ہے جس کا سبب انسان کے جسم اور ٹانگوں کی ساخت ہے۔ چال چلنے کا انداز کیسا ہے؟ بہ ظاہر یہ ایک غیر اختیاری فعل ہے لیکن لوگ اسے جان بوجھ کر بھدا یا اچھا بھی بنا سکتے ہیں۔ چلتے ہوئے یہ بات ہر انسان کے بس میں ہے کہ وہ پیر اٹھا کر رکھے یا پیر گھسیٹ گھسیٹ کر چلے۔ پیر گھسیٹ کر چلنے سے ناگوار آواز پیدا ہوتی ہے۔ پیر گھسیٹ کر چلنا بیمار یا کمزور ہونے کی علامت بھی ہے کیونکہ بیمار آدمی پوری طرح پاؤں اٹھا کر آگے نہیں بڑھا سکتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکڑ اکڑ کر چلنا :

بعض لوگ چلتے ہوئے اپنے جسم کو سیدھا تان لیتے ہیں، سر اوپر کی طرف اٹھا ہوتا ہے پاؤں اٹھا اٹھا کر متکبرانہ انداز سے چلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو یہ چال پسند نہیں ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ

''اور زمین میں اکڑ کر نہ چلنا، بے شک اللہ کسی اترانے والے اکڑنے والے کو پسند نہیں کرتا۔'' (لقمان : ۱۸)

بہترین چال درمیانی چال ہے جس کے بارے میں لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو وصیت کی:

وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ ......(لقمان : ۱۹)

''اور اپنی چال میں میانہ روی اختیار کر۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنے کی یہ صفت بتائی گئی۔ كَاَنَّهُ يَتَوَكَّأُ (گویا آگے کی طرف جھکے جا رہے ہیں) ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: كَاَنَّمَا يَهْوِيْ فِيْ صَبُوْبٍ (گو ایسا محسوس ہوتا گویا آپ نشیب میں اتر رہے ہیں۔'' (سنن ابی داؤد ، کتاب الادب باب ھدی الرجل ، ح: ٤٨٦٤، ٤٨٦٣)

جسم کے کسی عضو کو ہلانا :

بعض لوگ چارپائی یا کرسی پر بیٹھے بیٹھے اپنی ٹانگیں یا پاؤں ہلاتے رہتے ہیں۔ ان کی یہ عادت ایسی پختہ ہو چکی ہوتی ہے کہ وہ غیر ارادی طور پر بھی اس حرکت میں

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مصروف رہتے ہیں۔

بعض لوگ کندھے کو بھی حرکت دینے کے عادی ہوتے ہیں۔ بلاضرورت جسم کے کسی حصے کو ہلانا لغو اور غیر ضروری حرکت بھی ہے۔ خصوصاً مجلس میں بیٹھے ہوئے یا بڑوں کی موجودگی میں اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ تدریسی اور علمی مجالس میں قطعاً ایسے نہیں کرنا چاہیے کہ یہ اس مجلس کے سکون، احترام اور وقار کے منافی ہے۔

سر دُھننا:

کوئی شعر، کوئی دل چسپ قصہ سنتے ہوئے، قرآن حکیم کی تلاوت کرتے یا سنتے ہوئے بعض لوگوں کو اپنا سر ہلانے یا سر دُھننے کی عادت ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ ایک ناشائستہ حرکت ہے اور اس میں رقص کی مشابہت پائی جاتی ہے۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک گانے والے کو دیکھا جو گاتے ہوئے سر دھن رہا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ اسے نکالو یہ تو شیطان ہے۔ چنانچہ لوگوں نے اسے نکال دیا۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی، الادب المفرد للبخاری: ۱۲۴۷ ۔ اس کی سند حسن ھے، تحقیق علامہ البانی۔ نیز دیکھیے موسیقی حرام نہیں از مبشر لاھوری ص: ۵۹)

خطبہ جمعہ کے دوران کنکریوں سے کھیلنا:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ مَسَّى الْحَصا فَقَدْ لَغا. ”جس نے کنکریوں کو چھوا اس نے یقیناً لغو حرکت کی۔“ (صحیح مسلم ابنِ خزیمه، کتاب الجمعه، ۸۱۸، ۱۵۹/۳ ۔ نبی کریم بحیثیت معلم از ڈاکٹر فضل الٰھی)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراد یہ کہ خطبہ کے دوران قلب وقالب کے ساتھ متوجہ ہونا چاہیے۔

جب بڑوں کے سامنے بیٹھے ہوں یا کسی علمی اور تدریسی مجلس میں بیٹھے ہوں تو پنسل، کاغذ، تنکے، وغیرہ سے کھیلنا مناسب نہیں۔ کیونکہ یہ ان مجالسِ علم وفضل کے آداب کے خلاف ہے۔

بڑوں کی موجودگی میں پاؤں پھیلا کر بیٹھنا :

جب اپنے سے بڑوں، بزرگوں، استادوں اور اہلِ علم کے سامنے بیٹھے ہوں تو پاؤں پھیلانا نامناسب ہے۔

بایاں ہاتھ پیٹھ پر رکھ کے بیٹھنا :

شُرید بن سُوید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو میں اس طرح بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے بایاں ہاتھ اپنی پیٹھ پر رکھا ہوا تھا اور ہاتھ کے انگوٹھے پر ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ آپ نے یہ (صورت) دیکھ کر فرمایا: **اَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغضوب علَيهم .**

"کیا تم اس طرح بیٹھتے ہو جس طرح وہ لوگ بیٹھتے ہیں جن پر غضب ہوا ہے۔

(ابو داؤد، کتاب الادب : ٤٨٤٨)

معلوم ہوا کہ کافر، مشرک اور فاسق لوگوں کی طرح کوئی بھی کام یا کوئی حرکت نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس طرح ان کی مشابہت ہوتی ہے اور مسلمانوں کے علاوہ کافر لوگوں کی مشابہت کرنا حرام ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالوں سے کھیلنا :

بعض لوگ مجلس میں بیٹھے ہوئے اپنے بال پکڑ کر ان سے کھیلتے رہتے ہیں، کبھی انہیں انگلی پر لپیٹتے ہیں، کبھی کھینچتے ہیں۔ بعض لوگ بار بار بالوں پر ہاتھ پھیر کر یوں محسوس کراتے ہیں جیسے انہیں سیدھا کر رہے ہوں، دوسروں کے سامنے بیٹھے ہوئے ایسا کرنا بھی ایک نامناسب حرکت ہے۔

پراگندہ بال رکھنا :

بالوں کو میلا کچیلا رکھنا، کنگھی نہ کرنا، تیل نہ لگانا، عورتوں کا بالوں کی چٹیا نہ کرنا، انہیں سمیٹ کر نہ رکھنا، مردوں کا بالوں کو آگے پیچھے سے برابر رکھ کر ترشوانے کے بجائے کہیں سے چھوٹے اور کہیں سے بڑے رکھنا بھی نازیبا ہے۔

بلا ضرورت پٹی باندھنا :

بعض نوجوان لڑکے یا لڑکیاں بلا ضرورت سر پر، بازو پر، کمر میں یا کہیں اور پٹی باندھ لیتے ہیں۔ دیکھنے والے کو یوں لگتا ہے جیسے چوٹ لگی ہو اور اس پر پٹی باندھ رکھی ہو۔ سر پر پٹی بندھی ہو تو لگتا ہے جیسے سر میں درد ہو رہا ہے۔ گویا پٹی باندھنا ایک طرح کا جھوٹ بھی ہے۔ لہٰذا ایسی ہیئت کذائی نہیں بنانا چاہیے۔

راستہ چلتے ہوئے پیچھے مڑ مڑ کر دیکھنا :

راستہ چلتے ہوئے بغیر ضرورت پیچھے مڑ مڑ کر دیکھنا بھی ایک ناشائستہ حرکت ہے۔ آنے جانے والے یہ سمجھتے ہیں کہ نامعلوم ہمیں مڑ مڑ کر دیکھا جا رہا ہے یا کسی کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ بلکہ یہ شک بھی کیا جا سکتا ہے کہ پیچھے سے کسی مرد یا عورت کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جان بوجھ کر دیکھنے کے لیے ایسا کر رہے ہیں۔ لہٰذا اس حرکت سے بچنا ضروری ہے۔

راستہ چلتے ہوئے دائیں بائیں دیکھنا بھی درست نہیں صرف اپنا راستہ دیکھنا چاہیے۔

منہ سے سیٹیاں بجانا یا دیگر مختلف آوازیں نکالنا :

سیٹی بجانا کافروں کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَا كَانَ صَلٰوتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَاءً وَّ تَصْدِيَةً.

"بیت اللہ کے پاس ان کی نماز کیا ہوتی ہے بس وہ سیٹیاں بجاتے اور تالیاں پیٹتے ہیں۔" (الانفال : ۳۵)

منہ سے دیگر مہمل آوازیں نکالنا یا جانوروں کی آوازیں نکالنا بھی ایک لغو اور ناشائستہ حرکت ہے۔ کیونکہ ایسی باتوں کے نہ کوئی معنی ہوتے ہیں اور نہ ہی کوئی فائدہ۔ جب کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَالَا يَعْنِيْهِ (سنن ترمذی، بلوغ المرام، کتاب الجامع، ح: ۱۲۷۳) "آدمی کا حسن یہ ہے کہ لایعنی امور کو چھوڑ دے۔"

گفتگو کے دوران ہاتھ یا انگلیاں ہلانا :

گفتگو کے دوران ہاتھ یا ہاتھ سے اشارے کرنے کی عادت عموماً ہر شخص میں ہوتی ہے۔ کسی میں کم، کسی میں زیادہ لیکن ہاتھ ہلانے اور اشارہ کرنے میں نمایاں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرق ہے۔

بات کرتے ہوئے ہاتھوں کو حرکت دینا، خصوصاً بار بار حرکت دینا ایک لغو فعل اور ناشائستہ حرکت ہے، اس سے مخاطب پر بات کرنے والی کی شخصیت کا اچھا تاثر نہیں پڑتا۔ کیونکہ اس کا ہاتھ ہلانا بلا مقصد ہوتا ہے۔

جو شخص کسی بات کی وضاحت کے لیے ہاتھ کا اشارہ استعمال کرتا ہے۔ اس کے پیچھے ایک مقصد کارفرما ہوتا ہے۔ ایسا کرنے سے اس کی بات زیادہ مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ خود رسول اللہ ﷺ نے بھی وضاحت کے لیے بعض مواقع پر اشاروں سے کام لیا ہے۔

☆ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَلْمومِنُ لِلْمومِنِیْنَ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بعضُه بعضًا ، (ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اصابِعَه)

''ایک مومن دوسرے مومن کے لیے عمارت کی مانند ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے۔'' (پھر آپؐ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں دے کر قینچی کی طرح کیا)

(صحیح بخاری ، کتاب الادب ،رقم ٢٦ ، ١٠٧٦ / ٤٥٠، ٤٥١)

☆ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے جانور کی وضاحت کرتے ہوئے اپنی چار انگلیوں سے اشارہ کیا اور فرمایا: کہ چار قسم کے جانور کی قربانی نہیں ہوتی۔ (۱) یک چشم۔ جس کا ایک چشم نمایاں ہو (۲) بیمار جس کی بیماری واضح ہو (۳) لنگڑا جس کا لنگڑا پن عیاں ہو (۴) ایسا بوڑھا جانور کہ ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو۔ (مسند احمد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

،٤/٣٠٠ ـ سنن ابی داؤد ، کتاب الضحایا : ٢٨٠٢ ـ ترمذی ، ابواب الاضاحی ، اسے البانی نے صحیح قرار دیا ھے ـ بتحقیق ڈاکٹر فضل الٰھی)

☆ مستورد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

واللّٰہِ ما الدُّنیا فِی الْآخِرۃِ اِلَّا مثلا ما یَجْعَلَ اَحَدُکُمْ اصبعہٖ ھٰذِہٖ فی الیمِّ فَلْیَنْظُرْ بِمَا ترجِعُ .

’’اللہ کی قسم دنیا آخرت کے مقابلے میں ایسے ہی ہے جیسے کہ تم میں سے کوئی اپنی انگلی سمندر میں رکھے۔ پھر دیکھے کہ وہ اپنے ساتھ کیا لے کر پلٹتی ہے۔‘‘ ساتھ ہی راویِ حدیث یحییٰ نے انگلی سے اشارہ کر کے بتایا، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اشارہ کر کے بتایا تھا۔ (مسلم ، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا واھلھا ، باب فناء الدنیا و بیان الحشر یوم القیامۃ : ٢٨٥٨ ـ ٤ / ٢١٩٣)

رسول اللہ ﷺ صرف انہی مواقع پر ہاتھ یا انگلی کے اشارے سے کام لیتے جہاں واقعی اس کے ساتھ وضاحت کی ضرورت ہوتی۔

جو شخص بغیر ضرورت کے ہاتھ ہلاتا رہتا ہے، وہ دیکھنے میں احمق لگتا ہے اور اس کے ضرورت کے موقع پر کیے ہوئے اشارے بھی بے معنی ہو کر رہ جاتے ہیں۔

دورانِ تقریر مختلف حرکات اور اشارے کرنا:

بعض حضرات اپنے ہاتھ اور جسم سے دورانِ تقریر مختلف طرح کی حرکات کرتے ہیں مثلاً پورے جسم کو ہلانا، بار بار پہلو بدلنا، غصے اور جوش میں آکر سامنے رکھے میز پر مکے مارنا، ہاتھوں کو کبھی اوپر اور کبھی نیچے لے جانا۔ ایسے لوگوں کی تقریر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سننے کی بجائے لوگ دیکھنا پسند کرتے ہیں کیونکہ وہ تقریر سے زیادہ ان کی جسمانی حرکات سے محظوظ ہوتے ہیں۔ایسے لوگوں کی تقریر غیر مؤثر ہوتی ہے۔

جب کہ جسم کو ہلانا یا پہلو بدلنا اور مکے دکھانا اور مارنا یہ سب ایسی حرکات ہیں جن کے کرنے والے پر پاگل پن کا گمان ہوتا ہے۔نیز یہ انداز دورِ حاضر میں بھانڈوں، میراثیوں وغیرہ کا ہے نہ کہ سنجیدہ حضرات کا۔

دین کی تبلیغ و تعلیم کا تقاضا یہ ہے کہ اسے نرمی، لطافت اور شُستہ لہجے کے ساتھ دوسروں تک پہنچایا جائے۔

عِمارہ بن رُوَیبہ سے ہُشَیم روایت کرتے ہیں کہ مبشر بن مروان خطبہ پڑھ رہا تھا۔اس نے دعا کے دوران اپنے ہاتھوں کو اوپر کیا۔عِمارہ نے کہا: اللہ ان جھوٹے اور نکمّے ہاتھوں کو خراب کرے، رسول اللہ ﷺ کو میں نے دیکھا کہ آپؐ اتنے سے زیادہ ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔اس کے ساتھ ہی ہُشَیم نے کلمے کی انگلی سے اشارہ کیا۔

(ترمذی ، ابواب الجمعه ، باب ماجاء فی کراهیة رفع الایدی علی المنبر ، حسن صحیح حدیث)

گویا دعا میں بھی ایک خاص حد تک ہی ہاتھ اٹھانے چاہئیں، قرینے سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا میں صرف سینے تک یا چہرے کے برابر تک ہاتھ اٹھانے چاہئیں، اس سے زیادہ بلند نہیں کرنا چاہئیں۔

آنکھوں سے اشارے کرنا:

اردو شاعری میں غمزہ و ادا ایک بدنام اصطلاح ہے جس کا مطلب ہے اشارے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا اور معشوق کو ناز نخرے دکھانا۔

آنکھیں وہ واحد عضو ہیں جس سے مجرم اور بدکار لوگ زبان کی بجائے بات چیت کا کام لیتے ہیں۔ آنکھ سے کیا ہوا اشارہ صرف اسے نظر آتا ہے جس کو اشارہ کرنا مقصود ہوتا ہے۔ نیز یہ ایک سیکنڈ سے بھی کم وقت میں کیا جا سکتا ہے۔ آنکھ کے اشاروں کو نہ کوئی پکڑ سکتا ہے نہ اس کے کوئی شواہد و قرائن باقی رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا فِي الصُّدُورِ .(المومن : ١٩)

''وہ آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور جو سینے میں پوشیدہ ہے اس کو بھی۔''

گویا آنکھ اور دل میں جو خیر یا شر موجود ہے، ان دونوں کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جان سکتا ہے۔ لہٰذا آنکھ کے معاملے میں سب سے زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔

آنکھ کے اشارے اکثر برے معنی پر ہی محمول کیے جاتے ہیں مثلاً کسی کا کسی سے فریب کرنا یا جھوٹ بولنا اور ساتھ والے کو آنکھ مارنا، آنکھوں کے ذریعے چاہنے والے کا چاہے جانے والے سے اظہارِ عشق کرنا، کنکھیوں سے دیکھنا بھی آنکھ ہی کی حرکت ہے۔ یعنی کسی کی طرف پوری آنکھ اٹھا کر دیکھنے کے بجائے نظر نیچی کر کے یا نظر کے گوشے سے دیکھنا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ''ہر طعنہ زن اور عیب گیری کرنے والے کے لیے ہلاکت ہے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کفار مسلمانوں کی عیب جوئی، تمسخر کرنے، طعنہ زنی کرنے کے لیے باتوں کے ساتھ ساتھ آنکھوں سے بھی اشارے کرتے تھے اس آیت میں ان کی انہی حرکات کا ذکر ہے۔

اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ عیب جوئی، مذاق اڑانا اور آنکھیں مار کر اشارے کرنا کافرانہ عادات و حرکات ہیں، ایک مسلمان کو ان سے بچنا چاہیے۔

اللہ نے سورہ مطففین میں بھی کافروں کے آنکھوں سے اشارے کرنے کا ذکر کیا ہے۔

فرمایا:

اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ . وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ .(۲۹، ۳۰)

''مجرم لوگ دنیا میں ایمان والوں پر ہنسا کرتے تھے اور جب ان کے پاس سے گزرتے تو آنکھیں مار کر اشارے کیا کرتے تھے۔''

زمین پر رکھی جوتیوں سے کھیلنا:

بعض لوگ چارپائی، کرسی، پلنگ یا کسی اونچی چیز پر بیٹھے ہوئے ہوں اور نیچے ہی جوتیاں رکھی ہوں تو پاؤں کے ساتھ جوتیوں کو ادھر ادھر ہلاتے جلاتے رہتے ہیں۔ دوسروں کے سامنے ایسا کرنا اچھا نہیں لگتا۔

کوئی بات کرے تو چونک کر دیکھنا:

بعض لوگ روزمرہ کی معمولی بات کرنے والے کی طرف چونک کر یوں دیکھتے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں جیسے اس نے کوئی بہت بڑی یا اہم بات یا خلافِ توقع بات کہہ دی ہو۔ لہٰذا چاہیے کہ معمول کے مطابق اچھے اور مناسب طریقے سے کہنے والے کی بات سنی جائے۔

کھانا کھانے والے کی طرف دیکھنا :

اگر کوئی شخص کھانا کھا رہا ہو اور پاس ہی ایسا شخص بیٹھا ہو جو کھانا اس کے ساتھ کسی وجہ سے نہیں کھا رہا ہے تو کھانے والے کے چہرے کی طرف نہ دیکھے۔ اس طرح کھانے والے کو جھجک محسوس ہوتی ہے اور وہ پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھا سکتا۔

مندرجہ ذیل حرکات بھی ناشائستہ ہیں:

☆ گفتگو کے دوران میں اپنے سامنے یا مخاطب کو دیکھنے کی بجائے ارد گرد کی چیزوں پر نظر ڈالنا۔

☆ دوسروں کے سامنے ناک، کان یا سر کے بال توڑنا۔

☆ اپنی ران پر مکے کی طرح ہاتھ رکھ کر بیٹھنا۔

☆ دوسروں کو چٹکیاں کاٹنا۔

☆ نماز کے دوران میں آگے پیچھے یا دائیں بائیں حرکت کرنا۔

☆☆☆☆

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اصلاح معاشرہ سیٹ

1۔ غیر مسلموں کی مصنوعات اور ہم		65/-
2۔ صحافت اور اس کی اخلاقی اقدار	مریم خنساء	75/-
3۔ لفظ اللہ کا ترجمہ خدا کیوں؟	محمد مسعود عبدہ	18/-
4۔ بسم اللہ دعاء وشفاء		26/-
5۔ طاؤس ورباب		45/-
6۔ ٹی وی گھر میں کیوں؟		28/-
7۔ نام اور القاب قرآن وسنت کی روشنی میں		60/-
8۔ تصویر ایک فتنہ		18/-
9۔ والفجر		18/-
10۔ استخارہ کیوں اور کیسے		15/-
11۔ ایمان کی ادنیٰ شاخ		15/-
12۔ بدعت کیا ہے؟		30/-
13۔ حدود کی حکمت نفاذ، تقاضے، قتلِ غیرت		30/-
14۔ مشکوک اشیاء سے پرہیز		25/-
15۔ معمولی چیزوں کا لین دین		18/-
16۔ دعا، اذکار اور انگلیاں		18/-
17۔ تقسیم وراثت اور ہمارا معاشرہ		25/-
18۔ ماہ ذوالحجہ کے فضائل		12/-
19۔ چند آیات کی تفسیر اور عمل صحابہ	مریم خنساء	
20۔ اشیائے ضرورت کا اسلامی معیار		30/-
21۔ صلہ رحمی اور اس کے عملی پہلو	مریم خنساء	40/-

مشربہ علم وحکمت
0321-4609092
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور